مسائل تلفظ

ادریس صدیقی

اکیڈمی سندھ کراچی

یہ مسائلِ تلفّظ...

اُردو زبان میں تلفّظ اور لہجے کا مسئلہ

اور

اُس کا جائزہ

ادریس صدّیقی

اُردو اکیڈمی سندھ۔ کراچی

★

پہلی بار

جون ۱۹۷۵ء

مصوّر:- انور کمال

کتابت:- سید تہذیب حسین

مطبوعہ:- باب الاسلام پریس کراچی

قیمت 3/

اُردو اکیڈمی سندھ
ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی

اُردو تلفظ کا مسئلہ

اُردو جب سے علمی اور ادبی زبان بنی ہے اُس وقت سے صحّتِ الفاظ، املا و انشا اور تذکیر و تانیث جیسے معاملات کے ساتھ اُردو کے معیاری تلفظ کا مسئلہ بھی زیرِ بحث رہا ہے اور ہمارے بزرگ کچھ اصول اور ضابطے بھی مُرتّب کرتے رہے ہیں لیکن یہ بحث عموماً علمی سطح پر رہی اور اہلِ علم تک محدود رہی۔ جو الفاظ اہلِ علم یا طبقۂ خواص کے معیار سے گرتے رہے اُنھیں 'غلط العوام' یا 'غلط العام' کے کھاتے میں ڈال دیا گیا۔ اس طرح زبان کے دو معیار چلتے رہے، ایک علمی دوسرا عوامی۔

اب اُردو ہماری قومی زبان ہے اور ساتھ ہی عوامی بھی۔ اس لئے اس کے مسائل بھی قومی اور عوامی بن گئے ہیں۔ لازماً ہمارے اندازِ نظر میں بھی کچھ تبدیلی آنی چاہیے اور ہمیں لغات کے اوراق سے باہر نکل کر اور عملی زندگی کے تقاضوں اور ضرورتوں کو سمجھ کر اور سامنے رکھ کر بات کرنی چاہیے۔

ایک زمانے میں دہلی اور لکھنؤ اُردو کے دو اہم مرکز تھے۔ جہاں

صدیوں کے لِسانی ارتقاء اور شعوری کوششوں کی بدولت زبان و ادب نے کسی قدر مثالی شکل اختیار کر لی تھی۔ ان شہروں کی زبان ٹکسالی اور مستند تصور کی جاتی تھی اور ان کے بعض محلّے اور گھرانے زبان و محاورے کے سلسلے میں اپنی گزشتہ نسلوں سے حاصل شدہ دولت کے امین اور نگہدار تھے۔ بہرحال اب ان شہروں کی تہذیبی کھوکھ اجڑ چکی ہے اور اب کوئی "جامع مسجد کی سیڑھیوں" اور "اپنے گھرانے کی زبان" کا مُدّعی نہیں رہا ——— جمہوری دور سے پہلے، حکومت اور معیشت کے ساتھ، زبان کی دولت پر بھی کہیں کہیں اجارہ داریاں قائم تھیں اس لیے بعض طبقے اور گھرانے اُردو زبان کو بھی گھر کی لونڈی تصور فرماتے اور اپنی جدّی میراث جانتے تھے۔ لیکن اس جمہور پسند زبان نے کبھی کسی خاص طبقے اور خاندان کی غلامی قبول نہیں کی اور گلی کوچوں، بازاروں اور مختلف طبقوں اور علاقوں میں آزادانہ گھومتی رہی، اس طرح خواص اور عوام دونوں سے اس کے رشتے رابطے برقرار رہے۔

بیسویں صدی میں اُردو زبان اپنے جب سابقہ تہذیبی محور سے ہٹی تو اس میں وسعتیں بھی پیدا ہوئیں اور کچھ بدعتیں بھی۔ لیکن زندگی اور عوام سے رشتہ قائم رکھنے ہی سے زبان زندہ رہتی ہے اور زندہ زبان کا دامن ہمیشہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ ان حالات میں، علمی نقطۂ

نظر سے، یقیناً کچھ مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں جن میں ایک مسئلہ تلفظ کا ہے۔

معیاری زبان

عموماً اہلِ زبان کو گرامر کی ضرورت نہیں پڑتی۔ وہ جس لفظ کو جس طرح لکھتے اور بدلتے ہیں وہی درست مانا جاتا ہے۔ یعنی اہلِ زبان خود معیار ہوتے ہیں یا معیار فراہم کرتے ہیں۔ خصوصاً جہاں تک اُردو کا تعلق ہے، اہل زبان کبھی گرامر اور لغات کے غلام نہیں رہے جس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اُردو مرکب زبان ہے جس میں بہت سی زبانوں کے الفاظ شامل ہیں لیکن یہ سارے الفاظ جوں کے توں قبول نہیں کئے گئے بلکہ انھیں چھان پھٹک کر اور اُردو کے سانچے میں ڈھال کر اپنایا گیا۔ لہٰذا اہلِ زبان نے انھیں جس طرح قبول کیا وہی معیار ٹھہرا نہ کہ وہ جو لغات میں درج ہے ——— اُن کو اب بھی یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ کوئی انھیں لُغَاتِ کشوُری، دکھا کر بمطابقِ اصل لکھے یا ہونے کا مشورہ دے۔ مثلاً حضرت میکش اکبرآبادی فرماتے ہیں۔ " الفاظ و معانی سے بے پروائی کا یہ عالم ہے کہ بعض مشہور حضرات کے یہاں رہگذر، راستہ چلنے والے کے معنی میں اور سبک سر، سبکدوشی کے محل پر، مُعنّون، ممنون کے

قافیے کے ساتھ استعمال ہو سکتا ہے اور کوئی انھیں نہیں ٹوکتا۔ دوسری طرف ایک ایسا گروہ پیدا ہوا ہے جو ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ مَوسَم (سین کے زبر سے) غلط ہے، سِمت (سین کے زیر سے) غلط ہے، جَلوہ (جیم کے زبر سے) غلط ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ عربی، فارسی میں ان کا جو تلفظ اور جو اعراب لغات میں ہیں وہ صحیح ہیں اور اسی طرح اُردو والوں کو بھی لکھنا اور بولنا چاہیے۔ جن کی معلومات لغات کشوری تک محدود ہوں اُن سے کچھ عرض کرنا فضول ہے۔ مگر تعجب یہ ہے کہ بعض اہل نظر بھی اس کے مُحرِّک اور مُؤیّد نظر آتے ہیں۔ اگر یہ ئے اسی طرح بڑھتی رہی تو بعض حضرات یہ بھی کہنے لگیں گے کہ جمنا غلط یمنا صحیح ہے۔ برس غلط بَرَش صحیح ہے اور رات غلط ہے رَاتری صحیح ہے۔"

(نقوش۔ خاص نمبر ۱۹۵۹ء)

بعض لوگ "اہل زبان" کی اصطلاح پر ذرا چونکتے ہیں اس لئے یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ بقول مرزا یگانہ چنگیزی "اہل زبان صرف دہلی یا لکھنؤ والے ہی نہیں ہیں بلکہ وہ تمام لوگ ہیں جو اُردو بولتے ہیں"۔ اور مولوی عبدالحق صاحب کا ارشاد ہے کہ:۔

زبان کا نہ کوئی مذہب ہوتا ہے نہ اس کی کوئی ذات اور قوم ہوتی ہے جو کوئی اس کی تحصیل میں محنت کرتا ہے اور

صحت اور فصاحت کے ساتھ لکھتا ہے اسی کی زبان ہے اور وہی زباندان اور اہلِ زبان ہے اس میں نہ کسی صوبے کی تخصیص ہے اور نہ کسی قوم اور نسل کی۔" اور پھر اب تو پیارے میاں رشید کی پیشگوئی بھی پوری ہو چکی ہے، جنھوں نے لکھنؤ میں علامہ اقبال سے فرمایا تھا کہ "چند سال کی بات ہے کہ لکھنؤ، دِلّی، حیدر آباد اور لاہور سب ایک سطح پر آجائیں گے۔" وہ زمانہ یقیناً آچکا ہے۔

آج کل اُردو بہت بڑے پیمانے پر لکھی اور بولی جاتی ہے اور چونکہ ہر شخص نہ تو اہل زبان ہوتا ہے نہ ماہر لِسانیات۔ اس لیے لکھنے اور بولنے میں بعض اوقات چھوٹی اور بڑی غلطیاں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ یہاں ہماری بحث کا بنیادی تعلق تلفظ کے معاملے سے ہے اس لیے ہم یہ عرض کریں گے کہ اگر املا و انشاء کے ساتھ ہمارا تلفظ بھی ناقص ہوا تو پھر اہلِ زبان کی طرف سے یہی کہا جائے گا کہ:-

زباں بگڑی سو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

تَلَفُّظ کا معیار

اکثر غلط تلفظ کا ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ لوگوں کو تلفظ کے

صحیح معیار اور اُصول کا علم نہیں ہوتا اور جہاں بھی ضرورت پڑی وہ فوراً فارسی عربی لغات کا سہارا لیتے ہیں حالانکہ لِسانیات کے مُسلمہ اُصول کے تحت، ایک زبان کا لفظ جب دوسری زبان میں جاتا ہے تو اکثر اس کی صورت بدل جاتی ہے اور بعض اوقات معنی و مفہوم میں بھی فرق پڑ جاتا ہے کچھ الفاظ اپنی اصل صورت میں باقی اور مستعمل رہتے ہیں جبکہ دوسرے نئی شکلیں اور نئے معنی اختیار کر لیتے ہیں مثلاً

۱- بھائی! ہماری کیا اوقات ہے۔

۲- یہ اخبار نہایت اچھا ہے۔

۳- بسوں میں مستورات کی نشست الگ ہوتی ہے۔

فارسی اور عربی کے بے شمار الفاظ کی طرح یہ الفاظ بھی اردو میں نیا مفہوم اختیار کر چکے ہیں اور یہی درست ہے یعنی ان فقروں میں اوقات، وقت کی جمع اور اخبار، خبر کی جمع نہیں بلکہ واحد لفظ بن گئے ہیں۔ "مستورات" بھی مستور کی جمع نہیں رہی بلکہ محض رواج اور استعمال کی پیداوار ہے جس کا واحد اس معنی میں ندارد ہے۔

ہر مکمل اور خود مختار زبان کی طرح اُردو کا بھی ایک اپنا نظامِ تلفظ ہے اور باہر سے آنے والے لفظوں کو اسی نظام کے تحت رہنے کا حق ہے جس طرح ایک ملک کا باشندہ جب اپنے دیس سے نکل کر

نئے ملک میں بس جاتا ہے اور وہاں کی شہریت اختیار کرلیتا ہے تو اُسے پھر اسی ملک کے قاعدوں اور ضابطوں کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح الفاظ بھی دوسری زبان میں ضم ہو جانے کے بعد اپنی اصل سے عملاً کٹ جاتے ہیں اور جیسا دیس ہوتا ہے ویسا بھیس اختیار کرلیتے ہیں۔

اہلِ علم نے اس مسئلے پر کافی بحث کی ہے اور تمام علمائے زبان نے اس اصول سے اتفاق کیا ہے کہ جو لفظ اُردو کے عام پڑھے لکھے طبقے میں جس طرح رائج اور مستعمل ہے اُسی طرح دُرست مانا جائے گا خواہ وہ اپنی اصل کے مطابق ہو یا اُس سے مختلف۔

" جو لفظ اُردو میں مشہور ہو گیا۔ وہ ازروئے اصل غلط ہو یا صحیح۔ وہ اُردو کا لفظ ہے اور اس کی صحت یا غلطی اُردو کے استعمال پر موقوف ہے۔" (دریائے لطافت)

ہمارے عربی دانوں کو علمِ لسان سے ناواقفیت کی بناپر اکثر یہ غلطی پیش آتی ہے (یعنی وہ مَوسَم کو مَوسِم۔ اور مَیِّت کو مَیْت درست خیال کرتے ہیں) اُن کو معلوم نہیں کہ ایک زبان کے الفاظ دوسری زبان میں منتقل ہو کر اصل صورت میں قائم نہیں رہتے۔"

(مولانا حالی)

اِسی اصول کی بنا پر، عربی کا لفظ ہِلاک اُردو میں ہَلاک اور

فارسی کا لفظ خَزَان اُردو میں خِزاں بن چکا ہے۔ یہی حال دوسرے بے شمار لفظوں کا ہے۔

"غیر زبانوں کے جن الفاظ نے گھس پس کر یا اختلاف لہجہ یا دوسرے سبب سے ایک خاص صورت اختیار کر لی ہے وہ اب اُردو کے الفاظ ہیں۔ انھیں اصل زبان سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ جو صورت اُن کی پیدا ہو گئی ہے اور جس طرح وہ زبان زدِ خاص و عام ہیں وہی اُن کی صحیح صورت ہے خواہ وہ اصل زبان سے مختلف ہی کیوں نہ ہوں۔

(مولوی عبد الحق)

مثلاً عربی میں مُلزِم کے معنی ہیں الزام لگانے والا ——
لیکن اُردو میں یہ اُس فرد کے لیے مستعمل ہے جس پر الزام عائد کیا جائے۔ لہٰذا اُردو کا فصیح تلفظ اب مُلزِم ہی ہے نہ کہ مُلزَم ——

اُردو میں مفہوم کا یہی اُلٹ پھیر راشی اور مرتشی کے ساتھ ہے راشی کے اصل معنی ہیں رشوت دینے والا۔ اور مرتشی وہ جس کو رشوت دی جائے۔ لیکن اردو میں راشی، رشوت خور کے معنوں میں مستعمل اور مروج ہے۔ "جب ایک لفظ مُورَّد ہو گیا پھر وہ اُردو کا لفظ ہے اپنے ماخذ سے اب اسے کوئی تعلق نہیں رہا۔ تلفظ، صرفی حیثیت، معنی استعمال

کا موقع ۔۔۔ ان سب باتوں میں وہ اردو کے قاعدے اور رواج کا پابند ہوگا۔

(علامہ کیفی)

" عربی میں کسی لفظ کی اصلیت کچھ ہو اور اس کا اِملا بھی کچھ ہو مگر ہماری زبان کے استعمال میں اگر اُس کا تلفظ اور اِملا بدل گیا ہے تو وہی غلط تلفظ اور اِملا ہماری زبان میں صحیح ہوگا جیسے مصالح سے مسالہ وغیرہ

(سید سلیمان ندوی)

(ا) دیگر زبانوں کے چند الفاظ جو اُردو میں اپنا تلفظ بدل چکے ہیں

عربی / فارسی کا اصل تلفظ (لغوی)		اُردو کا مروجہ تلفظ (فصیح)	
بَرادِر	"	بِرادر	"
خاوَنْد	"	خاوِند	"
مَیِّت	"	مَیَّتْ	"
دُرَخشاں	"	دَرَخْشاں	"
پَرْوَرْدگار	"	پروردِگار	"
خِزَاں	"	خِزَاں	"
عَجْلت	"	عُجَلَتْ	"

(ب) چند ایسے الفاظ۔ جو اصل معنی سے ہٹ کر اُردو میں نئے مفہوم اختیار کر چکے ہیں۔

لفظ	عربی/فارسی کے اصل معنی (لغوی)		اُردو کا مُروّجہ مفہوم (فصیح)	
اہتمام	غم کھانا	"	انتظام	"
محاذ	مقابل	"	لڑائی کا میدان/مورچہ	"
غرور	دھوکا	"	غرور۔گھمنڈ	"
خَفَا	گلے میں اٹکنا	"	ناراض ہونا	"
موضع	رکھنے کی جگہ	"	گاؤں	"
مکان	ہونے کی جگہ	"	گھر	"
غریب	مسافر	"	مفلس۔نادار	"
عرصہ	میدان (عرصۂ محشر)	"	مُدّت۔(تین ماہ کا عرصہ)	
ناشتہ	جس نے صبح سے کچھ نہ کھایا ہو		جو چیز صبح کھائی جائے ناشتہ	
شہر	مہینہ (شہر رمضان)		شہر	

اس بحث سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ہمیں ماخذوں کا علم ضرور ہونا چاہیے لیکن بات بات پر لغات اور عربی فارسی ماخذ پر اصرار نہیں کرنا چاہیے بلکہ ہر لفظ کو اُردو کے معیار اور مزاج کے مطابق پرکھنا چاہیے۔

ہمارے بعض عربی داں حضرات اکثر اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ

عرب ملکوں اور شہروں کے نام اُسی طرح پڑھے جائیں جس طرح اہلِ عرب ان کا تلفظ کرتے ہیں لیکن اُردو کے مُروّجہ فصیح تلفظ اور عربی بول چال کی صوتیات کے پیشِ نظر ہمیں اس مشورے کو ماننے میں بھی تامّل ہے کیونکہ اُس صورت میں لبنان کو لُبْنان کہنا ہوگا تو شام کو السوُّریہ بھی کہنا پڑے گا اور اسے اہلِ اُردو قبول نہیں کر سکتے۔ لہٰذا اُردو قاعدے کے لحاظ سے ہمیں اُردو میں بَیتُ المُقَدّس، مَراکَش، لَبنان، طَرابلَس۔ قبرص، الجزائر، شام اور فدائین کہنا چاہیے نہ کہ بَیْتَ المُقْدِس، مَرّاکش، لُبْنان، قُبْرص، اَلجزیرہ، السّوریہ اور فدائیین۔

ایک بار ہمیں عربی کے ایک فاضل پروفیسر نے لکھا کہ اُردو میں استحصال کا لفظ بالکل غلط استعمال ہو رہا ہے جبکہ صحیح لفظ اِستِغلال ہے (غ کے ساتھ)۔ اُن کا ارشاد یہ تھا کہ ـــــ "اگرچہ استحصال کا مادہ عربی میں موجود ہے (ح ص ل)، مگر استحصال کا صیغہ کسی معنی میں مستعمل نہیں اور لغت کے اعتبار سے بھی استحصال میں ناجائز فائدہ اُٹھانے کا مفہوم پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے برعکس استغلال ٹھیک (Exploitation) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے"۔ اس عالمانہ نقطۂ نظر کے سلسلے میں یہی کہا جا سکتا کہ اُردو کسی زبان کی ذیلی یا ماتحت زبان نہیں ہے بلکہ خودمختار ہے اور وہ لفظوں کے ردّ و قبول کا حق رکھتی ہے۔ اُردو میں اب

استحصال (لوٹ کھسوٹ اور ناجائز فائدہ اُٹھانے کے معنی میں) عوام اور خواص میں مروج اور مستعمل ہے اور یہی اس کے درست ہونے کا جواز اور معیار ہے۔

اُردو تلفظ کے سلسلے میں یہ بات بھی کہنے کی ہے کہ ہماری بول چال اور تقریر، قرأت سے مختلف چیز ہے اگر ہم اُردو کے تمام الفاظ کو ان کے اصل اعراب و مخارج کے ساتھ ادا کرنے پر اصرار کریں تو شاید بات کرنی مشکل ہو جائے اور گنتی کے لوگ ایسے میسّر آسکیں گے جو اس عالمانہ معیار پر پورے اُتریں، عام پڑھا لکھا آدمی تو لب کشائی کی جرأت ہی نہیں کر سکتا۔

"جو حضرات ابھی تک ان فارسی عربی الفاظ کو جو اُردو میں مستعمل ہیں، ان کی اصل صورت میں لکھنا اور بولنا، صحیح اور فصیح سمجھتے ہیں اور اس کے خلاف غلط اور غیر فصیح۔ تو وہ گویا اُردو زبان کو ابھی تک زبان ہی نہیں سمجھتے۔ اگر ہم ہر اُردو لفظ کو اُس کی اصل صورت میں (یعنی جس زبان سے وہ آیا ہے) لکھنا اور بولنا شروع کر دیں تو اردو کوئی زبان ہی نہیں رہے گی اور موجودہ تحریر و تقریر کے سارے الفاظ باستثنائے چند کے غلط ٹھہریں گے"

(مولوی عبدالحق)

علم اور زبان سے محبت رکھنے والے کچھ لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ اردو ہماری زبان ہے اگر ہم صحیح نہ بولیں گے تو کیا برازیل والے بولیں گے۔ یہ مطالبہ نہایت جائز اور معقول ہے۔ لیکن سوال وہی سامنے آتا ہے کہ اردو میں صحیح لفظ اور درست تلفظ کا معیار کیا ہے؟ اور اس سوال کا جواب گزشتہ صفحات میں موجود ہے۔

ایک اور بات یہ ہے کہ زندہ زبانوں میں لفظوں کے رَدّ و قبول کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اب ہماری زبان میں کتنے ہی الفاظ متروک ہو چکے ہیں اور کتنے نئے داخل ہو گئے ہیں۔ تلفظ کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے آج جو تلفظ اردو کے پڑھے لکھے طبقے کی بول چال میں رائج اور مستعمل ہے وہی معیاری تلفظ ہے۔ آئندہ جو تبدیلیاں ہوں گی ان کا تجربہ اور تجزیہ آئندہ نسل کرے گی۔

زبان دراصل ایک ذریعہ ہے خیالات کے اظہار اور جذبات کی ترجمانی کا۔ ہمیں اس ذریعہ کو زیادہ سے زیادہ آسان اور قابلِ قبول بنانا چاہیے لیکن لاعلمی اور بے راہروی کا شکار بھی نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ جہاں تک ممکن ہو، صحتِ الفاظ کا خیال اور ایک مناسب معیار قائم رکھنا چاہیے۔

اِسی میں زبان کا بھلا ہے اور زبان استعمال کرنے والوں کا بھی۔

زبان کا لہجہ

تلفظ کے سلسلے میں ایک اور اہم چیز ہے لہجہ —— کیونکہ جہاں تک علمی تلفظ یعنی اعراب جاننے کا تعلق ہے، وہ لغات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن زبان کے ٹکسالی مزاج کے مطابق اس کی صحیح ادائیگی کا مسئلہ پھر بھی باقی رہتا ہے۔ دراصل لہجہ ہی اہلِ زبان اور غیر اہلِ زبان کی پہچان کرتا ہے اور یہ چیز کتابوں سے حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ انسان زبان کو سلیقے سے برتے اور جہاں تک ہو اہل علم اور اہلِ زبان سے فیض حاصل کرے — یہ بات صرف اُردو کے ساتھ نہیں بلکہ ہر زبان کے ساتھ ہے۔

مختصر یہ کہ اعراب لگانے سے تلفظ کا مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔ بعض اوقات توزیر، زبر یا اضافت پر ضرورت سے زیادہ زور دینے سے تلفظ خاصا مضحکہ خیز بن جاتا ہے اور سننے والا تاڑ جاتا ہے کہ یہ علم، تہذیبی زندگی کے راستے سے نہیں بلکہ کتاب کے اوراق سے حاصل کیا گیا ہے۔

اُردو کے صحیح لہجے میں الفاظ کو ادا کرنے کے لیے بعض نزاکتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

ا۔ مثلاً جب کسی کو بتایا جاتا ہے کہ صحیح لفظ رَابُطَہ، ضَابُطَہ اور جَذُبَہ نہیں بلکہ رَابِطَہ، ضَابِطَہ اور جَذَبَہ ہے تو وہ بعض اوقات ان کا تلفظ ضَابے طہ، رابے طہ، اور جزابہ کی شکل میں کرنے لگتا ہے۔ یہ درست نہیں۔ زیر کو یائے مجہول میں اور زبر کو الف کی آواز میں بدلنا غلط ہے۔

کچھ یہی صورت اضافتوں کے ساتھ پیش آتی ہے۔ مثلاً اقوامِ متحدہ اُمُورِ خارجہ، حالاتِ حاضرہ اور وزیر اعظم کا تلفظ، اقوامے متحدہ، اُمورے خارجہ، حالاتے حاضرہ اور وزیرے اعظم، سننے میں آتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔

ب۔ بعض حروف ایسے بھی ہیں جن پر ہوتا تو زبر ہے لیکن اُردو کے درست لہجے میں پڑھنے کے لیے ضروری ہے کہ آواز زیر اور زبر کے درمیان ظاہر ہو ورنہ اکھڑ لہجہ کہلائے گا مثلاً بہن جس میں درمیانی حرف پر زبر ہے لیکن اس کا تلفظ بَہَن بروزن تَنْ نہیں ہوگا بلکہ زبر اور زبر کے درمیان 'یائے مجہول کی سی آواز نکلے گی۔ یا مثلاً لفظ شہنشاہ میں ہائے ہوز پر زبر ہے لیکن اس کا تلفظ شَہ + ہَن + شاہ فارسی میں درست ہو تو ہو، اُردو میں شہن کا تلفظ بہن کے وزن پر اور اسی لہجے میں زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اُردو کا فصیح لہجہ یہی ہے۔

ج - کچھ یہی کیفیت مَہک، لَہک، چَہک، کی ہے لیکن چَمک دَمک، دَھمک، جَھلک اور چَھلک کے ساتھ نہیں ہے - اوّل الذکر میں درمیانی حرف پر زَبر کی آواز دبی ہوئی ہے جبکہ آخرالذّکر میں زَبر نہایت واضح ہے -

د - استِقبال، استِقلال ہموزن الفاظ ہیں اور ان میں حرف "ت" کے نیچے زیر ہے لیکن اس زیر کو یائے معروف (ی) میں بدل کر بہت زیادہ دبانا درست نہیں یعنی تِق بروزنِ شِق ادا کرنے پر زور نہیں دینا چاہیے - مائل، سائل، قائل بھی بروزن ساحِل قاتِل، شامِل درست ہیں لیکن عام بول چال میں لہجے کے ذرا فرق کے ساتھ ـ بابائے اُردو نے درست کہا ہے کہ :-

"ہر زبان کی ایک فطرت اور ایک ساخت ہوتی ہے -
جب تک لفظ اس کے سانچے میں ڈھل نہیں جاتا،
قابِل قبول نہیں ہوتا"۔

ایک اور پتے کی بات

اُردو گرامر کا ایک عام قاعدہ یہ ہے کہ جن الفاظ (اسم) کا آخری حرف ہائے ہوّز (ہ) ہو - مثلاً :- کوئٹہ - کلکتہ - اٹاوہ - ڈھاکہ -

شملہ ۔ انبالہ ۔ قصبہ ۔ مسئلہ ۔ حادثہ ۔ قلعہ ۔ رقعہ ۔ پرچہ ۔ صدمہ ۔ علاقہ ۔ کمرہ ۔ رشتہ ۔ راستہ ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ ان الفاظ کے بعد اگر حرفِ جار یا عطف آتا ہو یعنی (میں ۔ سے ۔ تک ۔ کو ۔ پر ۔ کے ۔ کا وغیرہ) تو پڑھتے وقت حرف ہ ۔ یائے مجہول (ے) میں بدل جائے گا ۔ یعنی ڈھاکہ، ڈھاکے' اور قلعہ ۔ قلعے پڑھا جائے گا ۔

مثال کے طور پر :-

آج کوئٹہ میں بارش ہوئی	پڑھا جائے گا	آج کوئٹے میں
وہ صدمہ سے مر گیا	"	صدمے سے
لال قلعہ سے کلکتہ تک	"	لال قلعے سے کلکتے تک

—— بصورت دیگر وہ واحد ہی پڑھے جائیں گے ۔ مثلاً :- ——

کوئٹہ اچھا شہر ہے
مجھے بڑا صدمہ ہوا
شاہی قلعہ لاہور میں ہے

بہرحال جہاں تک عام لکھائی، پڑھائی کا تعلق ہے ۔ ہماری رائے یہ ہے کہ ہمیں لکھنا بھی اسی طرح چاہیے جس طرح پڑھنے میں آتا ہے ۔ مثلاً —— آج کوئٹے میں اجلاس ہوا ۔ شاہی قلعے میں تقریب ہوئی ۔ ایک پرچے میں یہ لکھا ہے ۔ راستے کے دونوں طرف ۔ وغیرہ وغیرہ

شمسی اور قمری حروف

عربی کی طرح اُردو میں بھی جن حرفوں کے ساتھ "ال" پڑھا جاتا ہے۔ جیسے اَلْقمر۔ وہ قمری حروف کہلاتے ہیں اور جن کے ساتھ "ال" پڑھا نہ جائے وہ شمسی۔ جیسے اَلشّمْس۔

حروف قمری یہ ہیں:- ا ب ج ح خ ع غ ف ق ک ل م و ہ ی

حروف شمسی یہ ہیں:- ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ن۔

قمری الفاظ کا تلفظ —— ال کے ساتھ ہوگا۔ مثلاً

(الف) عُبْدُ الکریم (عبْدُل کریم)۔ قمرالاسلام (قمرل اسلام) شمس الْعُلما۔ عبدُ الجبار۔ (عَبْدُل جبار) اَبُوالخَیر (اَبُل خیر) غریبُ الُوطن -----

(ب) شمسی الفاظ کا تلفظ — ال کے بغیر ہوگا اور اَل کے بعد والے

حرف پر لازماً تشدید ہوگی۔ مثلاً

رفیعُ الزّماں ——— عَبدُالسَّلام

عَبدُالسَّتار ——— شمسُ الدّین

عظیم الشّان ——— غریبُ الدّیار وغیرہ

اس کا جاننا یوں ضروری ہے کہ عبد الصَّمد کو عَبدُل صمد اور عبد الجبار کو عَبدُ جَبَّار نہ پڑھا جائے۔

زیر زبر کے فرق سے معنی بدلنے والے الفاظ

اُقدام	قدم کی جمع، بمعنی بہت سے پاؤں
اِقدام	قدم اُٹھانا۔ کارروائی کرنا (جمع اِقدامات)

اِظہار	ظاہر کرنا، بیان کرنا، انکشاف کرنا
اَظہار	ظہر کی جمع، بمعنی پُشت

جِدّ	کوشش۔ تگ ودو مثلاً جِدّوجہد
جَدّ	دادا۔ بزرگ (آباواجداد) اور جدّی جائداد وغیرہ)

جَلا = وطن چھوڑنا ۔ اسی سے جَلا وطن ہے (البتہ غلط العام اور فصیح جِلا وطن ہے)

جِلا = روشن کرنا ۔ صفائی ۔ چمک ۔ آب و تاب

حُجّاج = حاجی کی جمع ۔ (سفینۂ حُجّاج ۔ قافلہ حُجّاج)

حَجّاج = بڑا حُجّتی ۔ بحث کرنے والا

سَحَر = صبح ۔ اِسی سے سَحَری نہ کہ سِحری

سِحر = جادو ۔ مثلاً سِحرِ سامری ۔ فاعل سَاحِر (جادوگر)

شِفَا = صحت ۔ تندرستی ۔ بحالیٔ صحت

شَفا = کنارہ ۔ عمر کا آخر (یہ اُردو میں مروج نہیں)

مُنتَظَر = جس کا انتظار کیا جائے

(کبھی اے حقیقتِ منتظَر نظر آ لباسِ مجاز میں)

۔ (اقبال)

مُنتَظِر = اِنتظار کرنے والا ۔

(کرم اے شہِ عرب و عجم کہ کھڑے ہیں مُنتظِرِ کرم) (اقبال)

مِثْل = مانند ۔ طرح (مثلِ آفتاب روشن)
مَثَل = کہاوت (مَثَل مشہور ہے کہ دھوبی کا کُتّا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا)

مُصَوِّر = تصویر بنانے والا (مُصوّرِ فطرت وغیرہ)
مُصَوَّر = تصویر شدہ ۔ مُزَیّن (مثلاً مُصَوَّر ایڈیشن)

مُلزِم = (الزام دینے والا)
مُلزَم = جس پر الزام لگایا جائے ۔ مُلَوَّث یا ماخوذ (لیکن لُغت کے برعکس اب مُلزَم کی جگہ مُلزِم فصیح ہے)

قَدْرْ = قیمت ۔ اہمیت (قدر و قیمت)

مری قَدْر کر اے زمینِ سُخَن
کہ میں نے تجھے آسماں کر دیا
(میر انیس)

قَدَرْ = (Qadar) مقدار حجم وغیرہ کا اظہار
مثلاً:— کس قَدَر گرمی ہے ۔
کس قدر پریشانی ہے ۔

ع - کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے۔
(اقبالؔ)

صحیح اُردو تلفظ (صحیح)	غلط تلفظ یا لغوی
مُؤَثِّر اثر کرنے والا۔ کارگر	(مُؤثّر اقدامات۔ مُؤثّر کاروائی)
مُؤَثَّر اثر یافتہ ۔ اثر شدہ	

حرفِ آخر

آج کل صحیح تلفظ اور درست لہجے کی اہمیت اور ضرورت اس لئے اور بھی زیادہ ہے کہ اب بولنے کا کام بہت ہی بڑے پیمانے پر ہو رہا ہے بلکہ شاید یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہ آوازوں کا دور ہے خصوصاً نشریات کی دنیا تو آوازوں ہی کی دُنیا ہے۔ سُننے والے آواز سُن کر ہی بولنے والے کے بارے میں رائے اور تاثر قائم کرتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ریڈیو اور ٹی وی پر پڑھنے اور بولنے والوں کا تلفظ اور لہجہ درست اور قابلِ قبول ہو تاکہ ان کی آواز سُن کر ہماری پرانی نسل کے لوگ ناراض نہ ہوں اور نئی نسل گمراہ نہ ہو۔

آئندہ صفحات میں ایک طویل فہرست ایسے لفظوں کی دی گئی ہے جو عام بول چال اور نشریات میں اکثر استعمال ہوتے ہیں۔ اُردو کے اُصول تلفظ کے مطابق ہمارے خیال میں جو معیاری تلفظ رائج ہے وہ پہلے خانے میں درج ہے۔ غلط العام اور غلط العوام کی اصلاحات اب فرسودہ ہو چکی ہیں کیونکہ "عوام" کے لفظ میں ادبی دنیا میں ایک قسم کی تضحیک کا جو پہلو تھا وہ اب نہیں رہا، عوامی دور میں ہر خاص و عام

طبقۂ عوام میں شامل ہے اور اب کوئی بھی شریف آدمی خواص کے ذاتی زُمرے میں شامل کئے جانے کا مدعی نہیں رہا۔ اس لیے لُغوی کے برعکس عوامی' کا لفظ زیادہ مناسب لگتا ہے۔ آیندہ فہرستوں میں غلط العام کی جگہ عوامی لکھا گیا ہے۔

لِسانی معاملات میں بحث و تنقید کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے۔ کیونکہ اس کے اصول و قوانین تعزیرات پاکستان سے مختلف ہوتے ہیں بہر حال امید کی جاتی ہے کہ عام طور پر ہماری گزارشات قابلِ قبول ہونگی۔

ادریس صدیقی
نیوز ایڈیٹر
سنٹرل نیوز آرگنائزیشن
پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن

راولپنڈی
مارچ ۷۵ء

نوٹ:- اس کتابچے کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتابوں سے الفاظ اور اقتباسات لئے گئے۔

۱- دریائے لطافت	انشاء اللہ خاں انشاء
۲- فرہنگ آصفیہ	سیّد احمد دہلوی
۳- خطبات عبدالحق	انجمن ترقی اُردو
۴- نقوش سلیمانی	سید سلیمان ندوی
۵- گنجینۂ گوہر	شاہد احمد دہلوی
۶- آدابِ اُردو	حکیم گلچیں کرنالی
۷- حُسن تلفظ	ممتاز احمد عباسی
۸- نقوش	خصوصی شمارہ ۵۶ء
۹- اُردو (بابائے اُردو نمبر)	انجمن ترقی اُردو

صحیح اُردو تلفّظ (فصیح)	غلط تلفّظ (یا لغوی)
اَخْبَارْ	اِخبار
اِختیار	اَخْتیار
اَخْذْ	اَخَذْ
اِخْلَاصْ	اَخْلاص
اِفْلَاسْ	اَفْلَاس
اِفْطَارْ	اَفْطَار
اِتْوَارْ	اَتْوار
اِجْرا	اَجْرا
اِحَاطَہْ	اَحَاطہ
اِخْتِصَارْ	اِختَصَار
اِختِلاف	اِختَلاف
آخِرَت	آخْرَت
آخِرِی	آخْرِی
اِخراجَات	اَخْراجات
اِخْرَاجْ	اَخْراج

صحیح اردو تلفّظ (فصیح)	غلط تلفّظ یالغوی)
اَجْناس	اِجْناس
اَثَر و رُسُوخ	اَثَر و رَسُوخ
اِنْعام (اِن + عام)	اِنام
اَخْلاق	اِخْلاق
اَراضی	آراضی
اِزالہ	اَزالہ
اَسامی	آسامی
اِسْتِفادہ	اِسْتَفادہ
اِسْتِقلال	اِسْتَقْلال
اِسْتِقبال	اِسْتَقْبال
اَضْلاع	اِضلاع
اِضافہ	اَضافہ
اَصْل	اَصَل
اَصْلیّت	اَصْلیت
اَقلیّت (اَقَل-لی-یت)	اَقَلیت

صحیح اُردو تلفظ	غلط تلفظ یا (یا لغوی)
اَلغَرَض	الغَرُض
اِحْرَام	اَحْرَام
اِسْتِطَاعَت	اِستَطَاعت
اِسْتِحکام	اِستَحکَام
اِقْتِدَار	اِقتَدَار
اِقْدَام	اَقدَام
اِجْتِمَاع	اِجتَماع
اِمَارَت	اَمَارَت،
اَقْوَام	اِقوَام
اُمُور	اَمُور
اَوْسَط	اَوسُط
اَنْدرُونی	اَندَرونی
اَمْرَاض	اِمراض
اُنگلی	اَنگلی
اِغْوَا	اَغوَا

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یا لغوی)
اَسْلِحَہ	اَسْلَحَہ
اِنْقِلاب	اِنْقَلاب
اَفْرَاد	اِفْرَاد
اُفُق	اَفَق
اُخُوَّت	اَخْوَت
اُصُول	اَصُول
اِفَادَہ	اَفَادَہ
اِنْخِلا	اِنْخَلا
اَہَم	اَہِم
اِمْلاک	اَمْلاک (لغوی)
اِتِّفاق (تشدید)	اَتفاق یا اِتْفاق
اِفَاقَہ	اَفَاقَہ
اِقْتِباس	اِقْتَباس
اِنْسِداد	اِنْسَداد
اِنْتِشار	اَنْتَشار (ت پر تشدید)

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یا لغوی)
اِنحِصَار	اَنحِصَار
اقوامِ مُتّحدہ (ت پر تشدید)	اقوامے مُتحدّہ (د پر تشدید غلط)
آمَدَنی	آم۔ دَنِی
اِدَارَہ	اَدَارَہ
اَسَاتِذَہ	اَسَاتذَہ۔ اساتذہ
اَمْن	اَمَن
اُبْتِیس	اُبْتِیس
اُنچاس	اَنچاس (مقامی)
آتِش	آتَش (اختلافی)
آیَس	آیُس
اِرتِقَا	اُرتَقا
اِستِصْواب	اِستَصْواب
اُسْلُوب	اَسْلُوب
اَقْسام	اِقْسام
اِنتِہا	اِنتَہا

صحیح اردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یا لغوی)
اِہَانَت	اَہَانَت
اُمُور	اَمُور
اُمِّید	اُمَید
اُمِّید وار	اُمَید وار
آدِمِیّت	آدمیت
اَصْلِیَّت	اَصُلیت
اُمَّتِ مُسْلِمَہ	اُمت مُسلمَہ
اِعْرَاب	اَعْرَاب
اِفْتِتَاح	اِفْتَتَاح

(ب)

بَرَادَر	بِرادر (لغوی)
بَرَس (سال)	بَرْس
بُلَنْد	بُلَنْد (اختلافی)
بَہَرحال	بہِرحال
بَاہَر	بَاہِر

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یا لغوی)
بَغَیر	بِغَیر
بَاجْرَہ	بَاجِرَہ
بَتِپسْمَا	بَتِپتَسْمہ
بَیتُ المُقَدَّس (فصیح)	بَیْتَ المُقَدِّس (لغوی)
بَرَصْ	بَرْصْ
بِشَارت	بَشَارت
بُحِیرہ	بَحِیرہ
بَراہ کَرَمْ	برائے کرم
براہ مہربانی	برائے مہربانی
بے لَوْث	بے لُوْث
بَحْث	بَحَث ۔ بَحِث
بھانْت بَھانْت	بَھانَت بھانَت

(پ)

پِٹَارَا	پَٹَارا
پُوشَاک	پَوشاک (لغوی)

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)		غلط تلفظ	(یا لغوی)
پَہنَانا		پِنہَانا	
پُروہِت		پَرُوہِت	
پَیوَست		پیوَسُت	
پَرَوَردِگار		پَرَوَردَگار	(لغوی)
پَلڑا		پَلّڑا	(لغوی ہندی)
پَس مَنظَر		پسِ مَنظَر	(پسے منظر)
پِرُونا		پَرُونا	
پُرَخچے	(پُرَ خ ۔ چے)	پَرَخچّے	

—:(ت):—

تَجرِبَہ		تَجَرَبہ	
تَذکِرَہ		تَذکُرہ	
تَعارُف	(بغیر تشدید)	تَعَرُّف	
تَوَجُّہ		تَوَجہ	
تَوَقُّع		تَوَقع	
تَیّار		تیار	

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)		غلط تلفظ (یا لغوی)	
تَلَفُّظ		تَلُفْظ	
تَہنِیَت	(بغیر تشدید)	تَہنِیّت	
تِتّر بِتّر	(تشدید)	تِتر بِتر	
تنازعہ - تنازع	(غلط العام)	تَنَازُع	(لغوی)
تِگُنا		تگنا	
تَبصِرہ		تَبصَرہ	
تَرجُمہ	(عوامی)	تَرجَمہ	(لغوی)
تِشنہ		تَشنَہ	
تَصَوُّر		تَصَوَّر	
تَعَاوُن	(بغیر تشدید)	تَعَاوّن	

:(ٹ):

ٹال مٹول		ٹالم ٹول	(لغوی ہندی)
ٹکسال		ٹِکسال	
ٹھکانا		ٹَھکانا	
ٹھاٹ		ٹھاٹھ	

صحیح اُردو تلفظ		غلط تلفظ	(یا لغوی)
		:(ث):	
ثُبُوت		ثَبُوت	
		:(ج):	
جَرَش		جُرُس	
جِراحَت		جَراحَت	
جَرِیدہ		جِریدہ	
جُزْ		جُزْ	
جَگہ		جَگِہ	
جِسْم		جِسِم، جِسَم	
جُلُوس		جَلُوس	
جَنْجال		جِنْجال	(لغوی)
جِنس		جِنِس	
جِلاوَطَن	(عوامی)	جَلاوطن	(لغوی)
جَزا		جِزا	
جَمْعِیّت		جَمِیعت	

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یالغوی)
جَسَامت	جِسامت
جِدُّوجَہَد	جَدُّوجَہَد (غلط)
	جِدُّوجُہَد (لغوی)
جُذَام	جَذَام
جُنُوب (جَنُوب بھی مستعمل ہے)	جنُوب
جَوَاب	جُوَاب
جِہَاد	جَہَاد
جَذْبہ (عوامی)	جَذَبَہ (لغوی)
جُرُمانہ	جُرْبانہ ۔ جَرِیمانہ
جَرَس	جَرْدس
جُولائی	جَولائی (برورق جَولائی غلط ہے)

:: (چ) ::

چَرَس	چَرْدس
چودَھرِی	چوہَدری
چِہَل پِہِل	چَہَل پَہَل

صحیح اردو تلفظ (فصیح)		غلط تلفظ	(یا لغوی)
چِرَاغ		چَرَاغ	(اختلافی)

:(ح):

صحیح اردو تلفظ (فصیح)		غلط تلفظ	(یا لغوی)
حَلْفْ		حَلُفْ	
حَادِثَہْ		حَادُثَہ	
حَافِظَہ		حَافُظَہ	
حَبْشْ		حَبَسْ	
حُدُودْ		حَدُودْ	
حِرَاسَتْ		حَرَاسَتْ	
حَرْفْ		حَرَفْ	
حَرَکَتْ	(عوامی)	حَرَکَتْ	(لغوی)
حُصُولْ		حَصُولْ	
حُضُورْ		حَضُورْ	
حقِّ شُفْعَہ		حقِّ شِفعَ	
حُقُوق		حَقُوق	
حُکْمْ		حُکُمْ	

صحیح اردو تلفظ (فصیح)		غلط تلفظ	(یا لغوی)
حُکُومت		حَکُومت	
حَمْلَہ		حَمَلَہْ	
حَرْبَہ	(عوامی)	حَرَبہ	(لغوی)
حِمایَت		حَمایَت	
حَواری		حُوارِی	
حَجْمْ		حَجَم ۔ حُجَمْ	
حَوْصَلَہ	(عوامی)	حَوصَلَہ	(لغوی)
حِصَصْ		حَصِصْ	

: ح :

خُسَارَہْ		خِسارہ	
خطِ اِستَوا		خط اُستُوا	
خُلُوص		خَلُوص	
خُصُوصاً		خَصُوصاً	
خَاتِمَہ		خَاتْمَہ	
خَارِجہ		خَارْجہ	

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یا لغوی)
خِرَامْ	خَرَامْ
خَلَا	خِلَا
خَتْمْ	خَتَمْ
خِرَمَنْ	خَرَمَنْ
خِلْعَت	خَلعَت
خِزَاں	خَزَاں (لغوی)
خُودکُشی	خودکَشی
خیرمَقْدَم	خیرمُقدّم ۔ مُقدِم
خَوَاتِین	خُواتین
خَبَرْ	خَبُرْ
خَبْرِیں	خَبَرِیں

:۰:(د):۰:

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یا لغوی)
دَرَخْشَاں	دُرُخْشاں (لغوی)
دُرُودْ	دَرُودْ
دِرْہَم یا دِرَمْ	دَرْہُم

صحیح اردو تلفظ (فصیح)		غلط تلفظ	(یا لغوی)
دُلہن		دُولَھن	
دُنیوی		دُنیادی	
دَھندا		دَھندھا	
دَھمّال	(تشدید)	دَھمَال	
دَرْوِیش		دُرُویش	(اختلافی)
دِفاع		دَفاع	
دستاویز	(وے ز)	دستاویز	(وی ز)

—————— :(ذ): ——————

ذِمّی		ذِمی - ذَمّی	

—————— :(ر): ——————

رَدّی		رَدِی	(لغوی)
رَجَبْ		رَجّبْ	
رُطُوبَتْ		رُطُوبت	
رُسُوخ		رَسُوخ	
رَقَمْ		رَقْمْ	

صحیح اردو تلفظ (فصیح)		غلط تلفظ	(یالغوی)
سُکُون		سُکُون	
سِجْدَہ		سَجْدَہ	(اختلافی)
سَحَر		سِحَر	
سِحْر	(جادو)	سَحَر	
سُقْم		سُقُم	
سِمْت	(عوامی)	سَمْت	(لغوی)
سَابِقہ		سَابَقہ	
سَانِحَہ		سَانْحَہ	
سَامْنے		سَامَنے	
سِپُرْد		سُپَرد	
سِتَایِش		سَتَائِش	
سُخَن		سَخُن	(اختلافی)
سُفُوف		سَفُوف	
سَفَید		سُفَید	
سَبْقَت		سَبَقَت	(لغوی)

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یالغوی)
رِفعَت	رَفعَت
رُجحان (رُج حان)	رُجحان ۔ (رُج جان)
رَابِطَہ	رَابْطَہ

—— : (ز) : ——

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یالغوی)
زِرَاعَت	زَرَاعت
زَعْم	زُعْم (زُوم)
زَمین	زِمین
زَمیندار	زِمی دار
زِندَگی	زِندگی
زِیارت	زَیارت
زِرہ	زَرہ ۔ ذَرّہ
زَمُرَّد	زمُرد

—— : (س) : ——

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یالغوی)
سُہُولَت	سَہولَت
سِفَارِش	سِفَارَش ۔ سُفارِش

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)		غلط تلفظ (یالغوی)	
سُکُونت		سَکُونت	
سَمُنْدَر		سَمُنْدر	
سِپاسُ نامہ		سُپَاس نامہ	
سُنسان		سَنسان	
سَوَال		سُوَال	(لغوی)
سِیَاحت		سَیّاحت	
سَیّاح	(تشدید)	سَیَاح	
سِیَاست		سَیاست	
سِیَاق		سَیاق	
سَلْب		سَلَب ۔ سُلْب	
سُتُوْن		سَتُوْن	

:(ش):

شِمَال	شُمَال
شِکَسْت	شَکِسْت
شَرَف	شَرْف

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یا لغوی)
شِراکَتِ مُسَاوی (برابر کا ساجھا)	شَراکتِ مسَاوی
شُعْبَدَہ	شَعُبدہ (لغوی)
شِکْوہ	شَکْوہ
شَگُفتہ	شِگُفتَہ (لغوی)،
شَگوفہ	شِگوفہ (لغوی)
شَیْخْ	شِیْخْ
شَہْرْ (بروزن قَہْر)	شَہَر۔ شِہْر

—————— .:(ص):. ——————

صَدْرْ	صَدَرْ
صُبْحْ	صُبَحْ (عوامی)
صِحَت (عوامی)	صِحَّت (لغوی)
صِفَتْ	صِفْت
صِفَرْ	صِفْرْ (بمعنی زیرو - لغوی)
صَلَاحِیَتْ	صَلاحِیَّت (تشدید لغوی)

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یا لغوی)
(ض)	
ضَابطَہ	ضابُطہ
ضَرُور	ضُرُور
ضَرُورَتْ	ضُرُورت
ضِلَعْ	ضَلَع (لغوی)
ضِمْنْ	ضِمَنْ
ضِیافتْ	ضَیافتُ
(ط)	
طَرَحْ	طَرْحْ (لغوی)
طَلْعَتْ	طِلْعَتْ
طَلَبَہ	طُلْبَہ ۔ طُلْبا
ظُلْمْ	ظُلُمْ
ظُہْرْ	ظُہَرْ
عَرَقْ	عَرْقْ
عَمَلْ	عَمْلْ

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یالغوی)
عَمَلَہ	عَمْلَہ
عُجْلَت	عَجَلَت (لغوی)
عَاقِبَت	عَاقْبَت
عَدَمْ مُساوات	عَدْم مَساوات
عَرَبِی	عَرْبِی
عِصْمَت	عَصْمَت
عَطْیَہ عَطُیَہ	عَطِیَّہ
عَقَب (لغوی)	عَقَب عَقْب
عِلَاقَہ	عَلَاقَہ (لغوی)
عَرَق	عَرْق
عُلُوم	عَلُوم
عِلْمِیَت	عَلْمِیَّت ۔ تشدید کے ساتھ (لغوی)
عُنْقَا (عوامی)	عَنْقَا (لغوی)
عُمُومًا	عَمُومًا

(غ)

غَرَض	غَرْض

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یا لغوی)
غَلَط	غَلْط
غَلَطی	غَلْطی (عوامی)
غَتْربُود	غَدَربُود
غَزْوَۂ اُحُد	غَزْوہ اَحَد ۔ اُحَد
غَدَر	غَدْر
غُرُور	غَرُور

(ف)

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یا لغوی)
فَاتِحَہ	فَاتْحہ ۔ فاتَحَہ
فَارْس	فَارِس ۔ فَارَس
فَجْر	فَجَر
فَرَار	فِرار
فِراسَت	فَراسَت
فَرْق	فَرَق
فَرِیب	فِرِیب زیر سے (لغوی)
فَصْل	فَصَل

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)		غلط تلفظ (یا لغوی)	
فَضْل		فَضَلْ	
فُضُول		فَضُول	
فِکْر		فِکَرْ	
فَولَادْ		فُولاد	

:×:(ق):×:

قَافِلہ		قَافْلَہ	
قَائِل		قَاَیلْ	
قَائِم		قَاَیمْ	
قِرْأت		قَرَات	
قِزِلباش		قَزَل باش	
قِصَاص		قَصَّاص	
قُصُور		قَصُوْرْ	
قُبُول		قَبُوْل	
قَضْیہ	(بغیر تشدید)	قَضِیَّہ	(لغوی)
قِطَارْ		قَطَار	(اختلافی)

غلط تلفظ (یا لغوی)	صحیح اردو تلفظ (فصیح)
قَطعَہ	قِطعَہ
قَلْع قَمْع (لغوی) قَلع قَمُع (غلط)	قَلَعْ قَمَعْ
قُلْزَم	قُلزُم
قُلُق	قَلَق
قَلَمی (لغوی)	قِلْمی
قَلِیَّہ (لغوی)	قُلِیَہ
قَمَری	قُمْری (پرندہ)
قُمری	قَمَری (چاند کا)
قَنْدِیل (عوامی)	قِنْدِیل
قُرَان	قُرآن
قَیام	قِیام
قَیامَت (عوامی)	قِیامَت
قُبْرُس (لغوی)	قُبْرُص
قَسِم	قِسْم

غلط تلفظ (یالغوی)	صحیح اُردو تلفظ (فصیح)
قَتَلْ	قَتْل

—— (ک) ——

غلط تلفظ (یالغوی)	صحیح اُردو تلفظ (فصیح)
کُنْدہ	کَنْدہ (کھدا ہوا)
کَرَایا	کِرَایہ
کَرْدَار	کِرْدَار
کِسادبازاری	کَسَادْبازاری
کَسُوٹی	کَسَوٹی
کِشْتی	کَشْتی
کَفایت شَعار	کِفَایَتْ شِعَار
کَمَک	کُمَکْ
کان کُنْ	کان کَنْ
کان کُنی	کان کَنی
گَرُوہ ۔ گُرُوہ	گِروہ
گِرہن	گَرَہَنْ

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یا لغوی)
(ل)	
لاش	نعش (لغوی)
لِسَان (زبان)	لَسّان
لَاحِق	لَاحَقْ
(م)	
مُرَاسَلہ	مَرَاسِلہ
مُعَاہِدہ	مُعَاہَدہ (لغوی)
مَشْعَل	مِشْعَلْ (اختلافی)
مُتَاثِّر	مُتاثَر
مُتَوَجِّہ	مَتوجّہ
مُذَبْذَب	مُذبذب ۔ مَذبذب
مُجَاہِد	مُجاہَد ۔ مَجاہِد
مُجَسَّم	مُجسّم
مُجَوَّزہ	مَجْوزہ ۔ مجوزّہ
مُعَزَّز	مُعَزَّز (لغوی)

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)		غلط تلفظ (یا لغوی)	
مُخَالِفت		مُخَالَفَت	
مُرَاسلہ		مُرَاسَلَہ	
مُدَاخلِت		مُدَاخَلَت	(لغوی)
مَرَض		مُرْضْ	
مُرَوَّجْ		مُرَوِّج	
مُسَاوَات		مَسَاوات	
مَسْخ		مَسَخْ	
مُسَوَّدَہ		مَسْوَدَہ ۔ مُسَوِّدہ	
مُشتَمِل		مُشْتَمَل	
مُصَمَّم		مُصَمِّم	
مَضْحَکَہ		مَضحُکَہ	
مُعَاوِن		مَعَاوِن	
مُشَاعِرہ	(مشاعِرہ غلط)	مُشَاعَرہ	(لغوی)
مُقَابلَہ		مُقَابَلَہ	”
مُمَانِعَت		مُمَانَعَت	”

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یا لغوی)
مُنَاسِبَتْ	مُنَاسَبَتْ ״
مُناظِرہ	مُنَاظَرہ ״
مُظَاہِرَہ	مُظَاہَرہ ״
مَنْطِق	مَنْطَق
مُعَامِلہ	مَعَامَلہ
مَوسَمْ	مَوسِم ״
مَوْقِفْ	مُوَقَفْ ۔ مَوقَّف
مِیْعَاد	مَعیاد
مُتَّحِدَہ (ت پر تشدید)	مُتَحَدَہ
مُحَاوِرَہ	مَحَاورہ
مَسْئَلَہ	مَسْلَا
مُذَاکِرَاتْ	مَذَاکُرَات
مُکَمَّلْ	مُکَمِّل
مُہاجِرِین	مَہاجُرِین
مُلَوَّثْ	مُلَوِّث

تصحیح اردو تلفظ (فصیح)		غلط تلفظ (یا لغوی)	
مُبارَک		مبارِک	
مُنَظَّم		مُنَظِّم	
مُصْحَف		مَصُحَف	
مِحنت کَش		محنت کُش	
(ن)			
نُزُول		نَزُول	
نَسْل کُشی	(نسل ختم کرنا)	نسل کَشی	
نَسْل کَشی	(نسل بڑھانا)	نَسل کُشی	
نَسَب		نَسْب	
نِصاب		نَصاب	
نِفاذ		نُفَاذ	(لغوی)
نِکات		نُکات	
نِیَّت	(تشدید)	نِیَت	
نَزَع		نِزع	

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یا لغوی)
نَقْش	نُقْش
―― ٭(و)٭ ――	
واپَسْ	واپِس
وَاقِعَہ	واقَعَہ
وَرَقْ	وَرْق
وَاقِع	وَاقَعْ
وُضُو	وَضُو
―― ٭(ہ)٭ ――	
ہِراس	ہَراس
ہِراساں	ہَراساں
―― ٭(ی)٭ ――	
یَرْغَمال	یَرغمال - یَرغِمال
یُوْرُپ	یُورَپ

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)　　غلط تلفظ (یا لغوی)

صحیح اُردو تلفظ (فصیح) غلط تلفظ (یا لغوی)

صحیح اردو تلفظ (فصیح)　　　غلط تلفظ (یا لغوی)

صحیح اُردو تلفظ (فصیح) غلط تلفظ (یا لغوی)

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)   غلط تلفظ (یا لغوی)

صحیح اُردُو تلفظ (فصیح)　　　غلط تلفظ (یا لغوی)

صحیح اُردو تلفظ (فصیح)	غلط تلفظ (یا لغوی)

غلط تلفظ غلط کیوں ہے؟ غلط غلط ہے تو صحیح کیا ہے؟

صحیح تلفظ میرا ہے یا آپ کا یا لغت کا؟ یا کسی شہر کا؟ یا کسی صوبے کا یا کسی تہذیبی گروہ کا؟ کسی کا نہیں تو زبان کا؟ اپنا معیار کیا ہے؟

یہ سوالات ٹیڑھے ہیں اس لیے کہ تلفظ کے مسائل ٹیڑھے ہیں، مشکل، پیچیدہ اور جذباتی۔ اس مسئلہ پر اچھا لکھنا تو لوہے کی بات ہے، صرف لکھنا بھی جان جوکھم کا کام ہے۔ ادریس صدیقی نے بڑی جرأت، بے تعصبی، علمی صلاحیت، دانشمندی اور شائستگی سے ان مسائل کا جائزہ لیا ہے۔ اس جائزے میں مسئلے کو عام فہم انداز میں سمجھا اور سمجھایا گیا ہے۔ اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس کو پڑھنے والے اسے آسان، قابلِ قبول اور قابلِ عمل پائیں گے۔ ایک مختصر علم سے متعلق اپنی مختصر اور مربوط تحریر اہلِ علم کے لیے مہمیز، اساتذہ کے لیے سہولت، طلبا کے لیے کتابِ حوالہ، صاحبانِ ذوق و جستجو کے لیے دلچسپی کا خوشگوار ذریعہ ثابت ہوگی۔

ادریس صدیقی صاحب نے کراچی یونیورسٹی سے ایم اے کی سند اور بابائے اردو مولوی عبدالحق کا سلور میڈل کا تمغہ حاصل کیا۔ آجکل شیفتہ پر ان کا تحقیقی کام جاری ہے۔

ان کی تصانیف و تالیفات میں "میر تقی میر — خدائے سخن"، "اردو شاعری کا تنقیدی جائزہ"، "جگر کے چند شاہکار" [illegible] اور کئی معیاری تعلیمی کتابوں کے تراجم شامل ہیں۔

صدیقی صاحب طویل مدت تک ریڈیو پاکستان کی [illegible] نگرانی رہی ہیں اور آجکل ایک دینی ادارے میں بحیثیت نیوز ایڈیٹر [illegible] اپنی ذاتی صلاحیت، طویل علمی پس منظر [illegible] کی بنا پر ان کو اس موضوع پر لکھنے کا حق تھا — حق یہ ہے کہ انھوں نے جو لکھا وہی لکھنا چاہیے تھا!

[illegible]